غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی

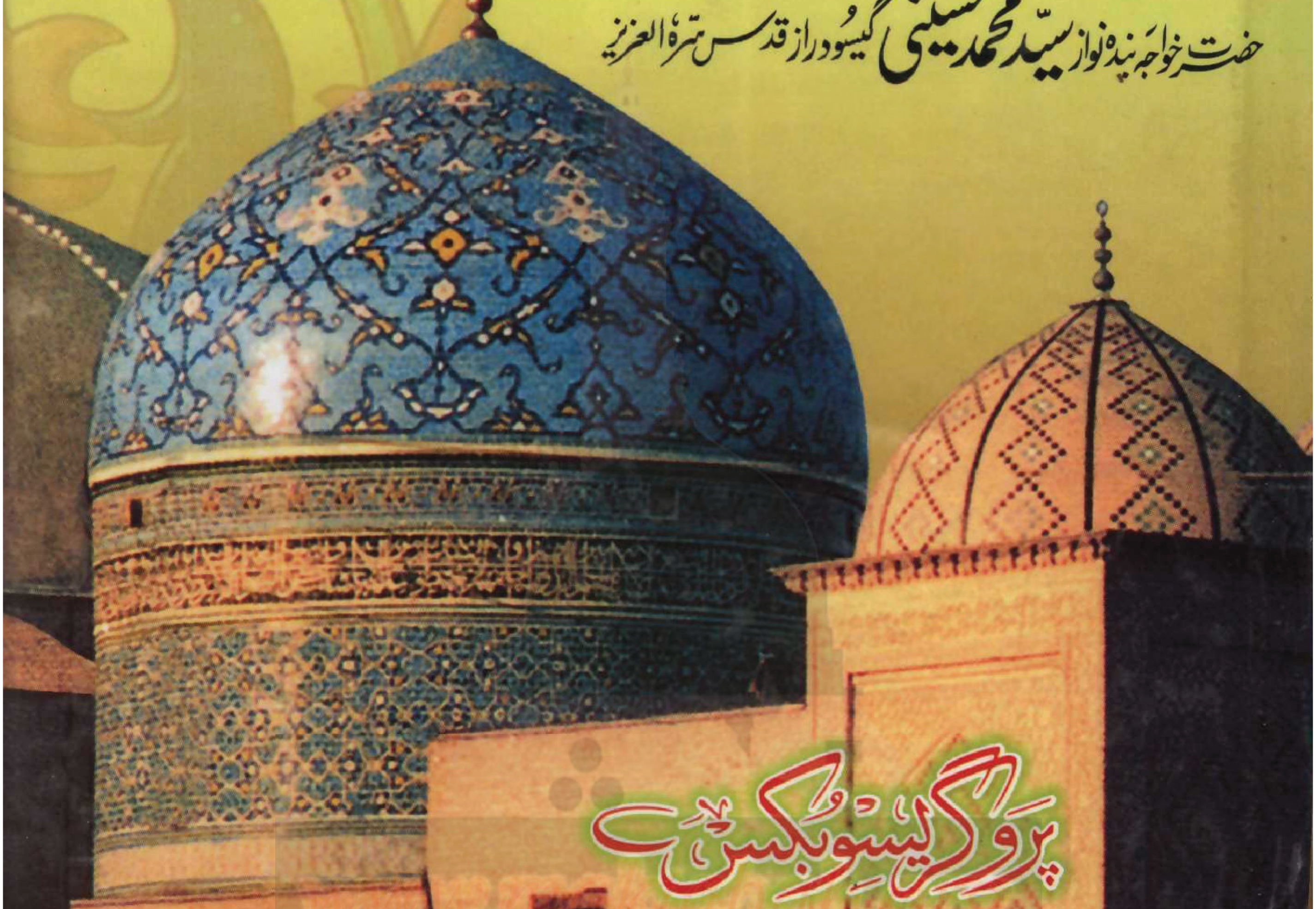
سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

رسالہ غوث الاعظم

مع شرح موسومہ بہ

جواہر العشاق

حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ العزیز



پروگریسو بکس

غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی

سیّد محیؒ الدّین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

رسالہ غوث الاعظم

مع شرح موسومہ بہ

جواہر العشاق

حضرت خواجہ بندہ نواز سیّد محمّد حسینی گیسو دراز قدس سرہ

ترجمہ:

مولوی احمد حسین خان

ناشر

پروگریسو بکس

۴۰-بی، اردو بازار، لاہور

فون: ۷۳۵۲۷۹۵

نام کتاب	--------	رسالہ غوث اعظم معہ شرح موسومہ بہ "جواہر العشاق"
مصنف	--------	حضرت خواجہ بندہ نواز محمد حسینی گیسو دراز
مترجم	--------	مولوی احمد حسین خاں
با اہتمام	--------	محمد یوسف وارثی
پروف ریڈنگ	--------	علامہ محمد انور قمر نقشبندی مجددی
بار	--------	اول مئی 2000ء
تعداد	--------	1100
ناشر	--------	چوہدری غلام رسول' میاں جواد رسول۔
کمپوزنگ	--------	جاپان آرٹ چوک نسبت روڈ' لاہور۔
ہدیہ	--------	-/81

ملنے کا پتہ :

پروگریسو بکس' 40۔ بی اردو بازار' لاہور۔

اسلام بکڈپو' 12۔ گنج بخش روڈ' لاہور

ملت پبلیکیشنز فیصل مسجد' اسلام آباد فون : 254111

ومریخ کو پیدا کیا۔ اور اسی طرح دیگر بقیہ چیزوں کو بھی پیدا کیا۔ جیسے پہاڑ' درخت' چوپائے' گھوڑا' گائے' بکری' ہاتھی' شیر' چیونٹی' سانپ' بچھو علیٰ ہٰذا القیاس تمام موجودات کو پیدا کیا۔ پس کاشف الغمہ ہوا یا نہیں؟

میں نے محبوب کو ظاہر کر کے اپنا غم کھول دیا۔ (یعنی دور کر دیا اور اس کی حقیقت ظاہر کر دی) اس کا محبوب کاشف الغمہ یعنی عاشقوں کے رنج کو دور کرنے والا ہے۔ دوست ہی جانتا ہے کہ عاشق کو کیا رنج ہے اور کس چیز کا اشتیاق ہوتا ہے۔ جیسے کہ حکایت خداوندی ان انت وانت انا (یعنی میں تو ہوں اور تو میں ہوں) اسی غم واشتیاق کی آئینہ دار ہے۔ پس عاشق ہی یہ جانتا ہے کہ یقیناً میں اس کا غیر نہیں ہوں۔ پھر اس کا "عین" کس طرح بن جاؤں۔ بات کیا ہے؟ اس معاملہ میں رنج اور رونا بہت ہے اسی لیے تو مروی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن والبکاء

"حضرت رسول اللہ ؐ ہمیشہ حزن وگریہ میں رہتے تھے"

مگر اے دوست

اذا جاء نصر اللہ والفتح

"جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے"

تو سارا غم دور ہو جاتا ہے۔ اس غم کا کاشف الغمہ (کھولنے یا دور کرنے والا) وہی ہے جب اس نے حزن وغم کو کھول دیا تو فرمایا کہ۔

ان فتحنالک فتحا مبینا

"ہم نے تمہارے لئے کھلی ہوئی فتح لکھ دی"

اے دوست جب تو ستر ہزار اچھے اور برے خصائل سے باہر نکل پڑے۔ اور جب اجالے اندھیرے کے ستر خدائی پردوں سے بالاتر ہو جائے اور جب تجھ میں خلق خداوندی

پیدا ہو جائے تو اس کیفیت میں تجھ سے عبودیت (بندہ پن) دور ہو جائے گا تو یکون عیش کعیش الله (عیش خداوندی کی طرح) عیش میں سکون پائے گا۔ اس حال وکیفیت میں تیرا تقرب پورا ہو جائے گا۔ پھر تو اسی خدا کو جلوہ فرما پائے گا اور سقھم ربھم........ کی شراب پئے گا اس وقت تو جانے گا۔ فی مقعد صدق کہ (تو سچائی کی بیٹھک میں ہے) عند ملیک مقتدر کے تخت پر ہے۔ یعنی کامل اقتدار رکھنے والے مالک کے پاس کھیعص کے خلوت خانہ میں ہے۔ اور جس نے کہ میرے غم کو کھول دیا وہ باغ وصل میں تجھ سے متحد یا ایک ہو جائے گا شکر کر۔

الحمد لله الذی اذھب عنا الحزن

"اس خدا کا شکر جس نے ہم سے حزن کو دور کر دیا یعنی بشریت کا حزن"

وہی بشریت جو تیرا وجود تھی وہی جو تیرے اور اس کے درمیان حائل تھا جیسے کہ حکایت ربانی ہے۔

وجودك حجاب بینی بینك

"تیرا وجود ہی میرے اور تیرے درمیان پردہ ہے"

اس وقت تو' تو نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا کیونکہ خدا کے ساتھ غیر خدا نہیں رہتا۔ اسی معاملہ کے لیے بے چارہ منصور (مغفور و مشہور) روتا تھا کہ۔

بینی وبینک انی یزاحمنی ارفع بلطفک انی من المبین

خودی حائل ہے مجھ میں اور تجھ میں ہٹا دے اس خودی کو درمیاں سے

حاشاک امحاشای من اثبات اثنین

خدا محفوظ رکھے اس دوئی سے

اے دوست تیرا غم جو کہ جسمانی ڈھانچہ میں بند ہے تمثل و تشکل یا عکس سازی وصورت آفرینی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے۔ محمد ﷺ نے فرمایا یالیت رب محمد لم یخلق محمد (کہ کاش محمد ﷺ کا رب محمد ﷺ کو نہ پیدا کرتا) یعنی جسمانی

ڈھانچہ کے ساتھ آدمی کی شکل میں مجھ کو زمین پر نہ لاتا ورنہ حضور کا تاج کمال تو یہ ہے۔

لولاک لما ظھرت الربوبیة

اگر تم نہ ہوتے تو ربوبیت ظاہر نہ ہوتی

آپ کی شان میں کہا گیا ہے۔ پس عاشق کو یہی غم ہے کہ وہ بشریت اور تشکل سے چھٹکارا چاہتا ہے۔ سلطان العارفین نے انہی معنی میں فرمایا کہ البشریة ضد الربوبیة فمن احتجب بالبشریة فانته الربوبیة (بشریت ضد ہے ربوبیت کی پس جس نے بشریت کا پردہ اوڑھ لیا ربوبیت اس سے رخصت ہو گئی) اس غم کا کاشف الغمہ یا غم دور کرنے والا وہی عشق "من عرف" (یعنی جس نے خود پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا)۔